99629 ـ وقتی اور مستقل گدوانا، اس کی قسمیں اور حکم

سوال

اسلام میں وشم یعنی جسم میں گدوانا حرام ہے، اور اس کے عوض میں اسلام نے مہندی لگانا قرار دیا، لیکن مہندی کے عیب میں یہ بھی ہے کہ باریك بینی سے خاکہ نہیں بنتا، اور بہت مدت تك اس کا رنگ باقی رہتا ہے، تو وشم یعنی جسم گدوانے اور مہندی کے عوض میں وشم کا ایسا طریقہ نکل آیا ہے جو غرض ختم ہونے کے بعد اتار دیا جاتا ہے، یعنی وہ جسم پر چپك جاتا ہے، تواس طرح کے گدوانے کا حکم کیا ہے، یعنی وہ جسم پر چپکایا جاتا ہے، اور اسے اتارنا بھی ممکن ہے، اتارنے سے جسم میں کوئی اثر تك باقی نہیں رہتا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمیشہ رہنے والی زینت جس سے جسم کے عضو کی شکل اور رنگ بھی تبدیل ہو جاتا ہے، اور وقتی زینت میں بہت فرق پایا جاتا ہے، پہلی قسم یعنی ہمیشہ رہنے والی حرام ہے، اور یہ تغیر خلق اللہ یعنی اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی ہے، اور دوسری یعنی وقتی مباح ہے، اور یہ مباح زینت و خوبصورتی میں شامل ہوتی ہے.

الوشم: یعنی جسم گدوانا جسم کی جلد کا رنگ تبدیل کرنا ہے اور اس کے لیے جسم میں سوئی چبھوئی جاتی ہے جس سے خون بہہ نکلتا ہے، پھر اس جگہ میں سرمہ وغیرہ بھرا جاتا ہے تا کہ اس جلد کا رنگ اللہ تعالی کی پیدا کردہ جلد کے رنگ کے علاوہ بدل جائے.

اور مہندی وغیرہ کےساتھ جلد کو رنگنا، اس وشم میں شامل نہیں ہوتا، کیونکہ یہ جلد کی رنگت کو تبدیل نہیں کرتا، بلکہ جلد پر مختلف قسم کے پھول بوٹے اور نقش بنائے جاتے ہیں، اور کچھ مدت کے بعد یہ رنگ اتر جاتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی نے عورت کے لیے مہندی کے ساتھ زینت و خوبصورتی حاصل کرنا مباح کي ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس زینت کی اشکال و نقوش ذی روح چیز مثلا انسان یا حیوان کی شکل میں نہ بنائے، اور نہ ہی وہ اس زینت

کو غیر محرم اور اجنبی مرد کے سامنے ظاہر کرے.

مستقل وشم یعنی گدوانے کی تین صورتیں ہیں، اور ان سب کا ایك ہی حکم یعنی حرام ہیں، وہ صورتیں درج ذیل ہیں:

پہلی صورت:

پرانا تقلیدی طریقہ:

وہ طریقہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ جلد میں سوئی چبھو کر خون بہانا اور پھر اس جگہ سرمہ یا رنگدار مادہ بھر دینا.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

الواشمۃ: یہ وشم کا اسم مؤنث اسم فاعل ہے، یعنی وشم کرنے والی عورت، یہ وہ عورت ہے جو اپنے ہاتھ یا کلائی، یا ہونٹ وغیرہ یا اپنے جسم کے کسی بھی حصہ میں سوئی وغیرہ داخل کرے حتی کہ خون نکل آئے، اور پھر اس جگہ میں سرمہ یا چونا وغیرہ بھر دے جس سے وہ سبز رنگ کا ہو جائے، ایسا فعل کرنے والی کو واشمہ کہتے ہیں، اور جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہو اسے موشومہ کہتے ہیں، اور اگر کوئی عورت ایسا کرنے کا مطالبہ کرے تو اسے مستوشمہ کہا جاتا ہے.

اور یہ کرنے والی اور کروانےوالی اور اپنےاختیار کے ساتھ اسے طلب کرنے والی سب پر حرام ہے " انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (14 / 106).

اس مسئلہ کے متعلق دلائل اور اہل علم کی کلام آپ سوال نمبر (21119) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

دوسری صورت:

کیمائی مادہ استعمال کرنا، یا پھر ساری یا کچھ جلد کا رنگ تبدیل کرانے کے لیے آپریشن کروانا.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

لوگوں میں ۔ اور خاص کر عورتوں میں ۔ بعض کیمائی مواد اور طبعی جڑی بوٹیوں کا استعمال عام ہو چکا ہے جس سے جلد کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے، اس طرح کہ یہ کیمائی مادہ اور طبعی جڑی بوٹیاں استعمال کرنے کے بعد سیاہ

رنگ سفید رنگت میں بدل جاتی ہے، تو کیا یہ شرعا ممنوع ہے ؟

یہ علم میں رہے کہ کچھ خاوند اپنی بیویوں کو یہ کیمائی مواد اور طبعی جڑی بوٹیاں استعمال کرنے کا کہتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ عورت پر اپنے خاوند کے لیے زینت و خوبصورتی اختیار کرنا واجب ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر تو یہ تبدیلی مستقل طور پر ہوتی ہے، تو یہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے؛ کیونکہ یہ تو وشم یعنی جسم گدوانے سے بھی زیادہ شدید تغیر خلق اللہ ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے بال ملانے، اور جسم گدوانے، اور جسم گودنے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے.

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

" اللہ تعالی جسم گودنے اور جسم گدوانے والی، اور ابرو کے بال نوچنے اور ابرو کے بال نوچنے کا مطالبہ کرنے والی، اور حسن و خوبصورتی کے لیے دانت رگڑنے والی اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والی عورت پر لعنت فرمائے "

اور کہا: " مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے "

الواصلۃ: وہ عورت جس کے بال چھوٹے ہوں تو وہ ان کے ساتھ بال وغیرہ ملائے.

المستوصلۃ: وہ عورت جو اپنے بالوں کے ساتھ بال وغیرہ ملانے کا مطالبہ کرے اور کہے.

الواشمۃ: وہ عورت جو اپنی جلد گودے، اس طرح کہ اپنی جلد میں سوئی وغیرہ داخل کر کے اس جگہ سرمہ یا کوئی اور چیز بھرے جس سے جلد کا رنگ تبدیل ہو جائے.

المستوشمۃ: وہ عورت جو اپنی جلد گدوائے اور اس کو بلائے جو جسم گودتی ہے.

النامصۃ: وہ عورت جو اپنے چہرے کے بال نوچے، مثلا ابرو وغیرہ خود نوچے یا کسی دوسرے کے.

المتنمصۃ: وہ عورت جو ایسی عورت کو بلائے جو اس کے بال نوچے.

المتفلجة: جو اپنے دانتوں كو رگڑے، يعنى ريتى كے ساتھ رگڑے حتى كہ ان كے درميان خلا پيدا ہو جائے؛ كيونكہ يہ سب كچھ اللہ تعالى كى پيدا كردہ صورت ميں تبديلى ہے.

اور سوال ميں جو كچھ ذكر كيا گيا ہے وہ تو حديث ميں آنے والى سے بھى شديد ترين تغير خلق اللہ ميں داخل ہوتا ہے " انتہى.

ديكھيں مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (17) جواب سوال نمبر (4).

اس مسئلہ كے متعلق مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (2895) كے جواب كا مطالعہ كريں.

تيسرى صورت:

وشم مؤقت يعنى وقتى جسم گدوانا جو كہ تقريبا ايك برس تك باقى رہتا ہے.

شيخ عبد اللہ بن جبرين حفظہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

آج كے دور جديد ميں سرمہ اور ہونٹ كى تحديد كا وشم كے طريقہ پر ايك نيا طريقہ ايجاد ہوا ہے جو تقريبا كئى ماہ يا ايك برس تك باقى رہتا ہے؛ اور يہ عام سرمہ اور ہونٹ تحديد كرنے والى قلم كے بدلے ميں ہے، اس كا حكم كيا ہے ؟

شيخ كا جواب تھا:

يہ جائز نہيں؛ كيونكہ يہ وشم كے مسمى ميں داخل ہے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جسم گودنے، اور جسم گدوانے كا مطالبہ كرنے والى پر لعنت فرمائى ہے.

كيونكہ يہ آنكھوں اور ہونٹوں كى تحديد تقريبا ايك برس يا نصف برس تك رہتى ہے، اور پھر جب پھيكى پڑ جائے تو دوبارہ كر ليا جاتا ہے، اور اسى طرح باقى رہتا ہے تو يہ وشم يعنى جسم گودنے كے مشابہ ہوا جو كہ حرام ہے.

اور اصل ميں سرمہ آنكھوں كا علاج ہے، جس كا رنگ سياہ يا مٹيالا ہوتا ہے، جو آنكھوں كى مرض سے حفاظت كرنے يا آنكھيں آ جانے كے وقت لگايا جاتا ہے، اور بعض اوقات عورتوں كے ليے يہ خوبصورتى اور زينت كا بھى باعث ہے، مثلا مباح زينت.

ليكن وقتى وشم كے طريقہ پر ہونٹوں كى تحديد كرنا ميرى رائے ميں جائز نہيں، اس ليے عورت كو مشتبہات سے دور

رہنا چاہیے.

واللہ تعالی اعلم.

اللہ تعالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے. انتہی.

ماخوذ از: فتوی شیخ ابن جبرین جس پر ان کی مہر بھی ثبت ہے.

دوم:

وقتی وشم ـ جس پر ٹاٹو کا اطلاق کیا جاتا ہے ـ لیکن اس میں افضل یہی ہے کہ اسے وشم کا نام دیا جائے، اس میں ہماری رائے یہ ہے کہ اسے مہندی سے رنگنے کا حکم دیا جائے؛ اگر تو یہ سوال میں وارد صورت کی طرح ہو، اور یہ حرام طریقہ نہیں، تو یہ مباح ہو گا، لیکن اس کے لیے کچھ شروط ہیں:

1 ـ کہ یہ شکل مؤقت ہو اور ختم ہو جائے، نہ کہ ہمیشہ اور قائم رہے.

2 ـ کسی ذی روح کی اشکال نہ بنائی جائیں.

3 ـ یہ زینت کسی اجنبی اور غیر محرم مرد کے سامنے ظاہرنہ کی جائے.

4 ـ ان رنگوں اور خضاب میں عورت کی جلد کو ضرر اور نقصان نہ ہو.

5 ـ اس میں کافرہ اور فاجرہ عورتوں سےمشابہت نہ ہو.

6 ـ یہ نقش محرف شدہ ادیان کے شعار کی اشکال نہ رکھتے ہوں یا کسی فاسد عقیدہ اور گمراہ منہج سے تعلق نہ رکھیں.

7 ـ اور اگر یہ عمل کوئی دوسرا کرے تو وہ عورت ہو، اور نہ ہی ستر والی جگہ میں ہو.

جب یہ شروط پوری ہوں تو ہم اس سے زینت اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے.

الصنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بعض احادیث میں وشم کی علت تغیر خلق اللہ بیان کی گئی ہے، اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مہندی وغیرہ کے ساتھ خضاب لگانا اس علت کو شامل ہے، اور اگر اسے شامل ہو تو یہ اجماع کے ساتھ مخصوص ہے، اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی یہ لگائی جاتی رہی ہے "

دیکھیں: سبل السلام (1 / 150).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

لوگوں میں ۔ اور خاص کر عورتوں میں ۔ بعض کیمائی مواد اور طبعی جڑی بوٹیوں کا استعمال عام ہو چکا ہے جس سے جلد کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے، اس طرح کہ یہ کیمائی مادہ اور طبعی جڑی بوٹیاں استعمال کرنے کے بعد سیاہ رنگ سفید رنگت میں بدل جاتی ہے، تو کیا یہ شرعا ممنوع ہے ...... ؟

یہ سوال ابھی اوپر بیان بھی کیا گیا ہے.

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" .... اور سوال میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ حدیث میں بیان کردہ تغیر خلق اللہ میں سب سے زیادہ شدید ہے.

اور اگر یہ تغیر ثابت اور مستقل نہ ہو، مثلا مہندی وغیرہ لگانا تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ اتر جاتی ہے، اور یہ سرمہ اور رخسار سرخ کرنے والے مادہ، اور ہونٹ پر لگانے والی لپ اسٹك کی طرح ہے، چنانچہ واجب اور ضروری ہے کہ تغیر خلق اللہ یعنی اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی سےاجتناب کیا جائے، اور امت میں اس بات کو عام کیا جائے، اور پھیلایا جائے کہ وہ اس سے اجتناب کریں تا کہ شر و برائی پھیل کر عام نہ ہو جائے کہ اسے ترک کرنا ہی مشکل ہو جائے " ا نتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (17) سوال نمبر (4)

اور ہم شیخ رحمہ اللہ کا فتوی نقل کر چکے ہیں کہ اگر یہ ذی روح کی اشکال پر مشتمل نہ ہو تو مباح ہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (8904) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور بعض ڈاکٹر حضرات نے بھی اس مؤقت وشم کے نقصانات اور ضرر بتائیں ہیں کہ ان سے بچا جائے.

سعودی عرب کی ڈیلی اخبار " الیوم " میں درج ذیل کالم چھپا ہے:

" مؤقت وشم یا جو ٹاٹو کے نام سے معروف ہے مختلف عمر کی لڑکیوں میں بہت زیادہ پھیل رہا ہے، اور خاص کر تہواروں اور سکول کی چھٹیوں میں اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے.

اور ڈاکٹر اسامہ بغدادی نے جلدی بیماریوں سے ڈراتے ہوئے کہا ہے:

اس طرح کے اسٹکر جو جلد پر چپکائے جاتے ہیں جو جسم کو بدصورت کر دیتے ہیں، اور جلدی امراض پیدا کرنے کی طرف لے جاتے ہیں، اس کے پیچھلی طرف موجود گوند جو کہ جسم کے مساموں میں سرایت کر جاتی ہے، اور پھر خون کے خلیات کے ساتھ مل جاتی ہے، اور اسی طرح ا س اسٹکر میں موجود رنگدار کیمائی مواد کے عمومی صحت پر اور بھی کئی منفی اثرات پڑتے ہیں " انتہی.

دیکھیں: الیوم عدد نمبر (11159) سال (39) بروز ہفتہ تاریخ (11 / 11 / 1424 ھ) الموافق (3 / 1 2004 م).

چنانچہ اگر اس طریقہ کے نقصانات ثابت ہو جائیں کہ یہ طریقہ جلدی بیماریاں وغیرہ پیدا کرنے کا باعث ہے، تو پھر یہ شرعا ممنوع ہوگا، کیونکہ مسلمان شخص کے لیےایسا کام کرنا جائز نہیں جس میں اس کو یا کسی دوسرے کو نقصان اور ضرر ہو، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نہ تو کسی کو ضرر پہنچاؤ، اور نہ ہی خود ضرر اور نقصان اٹھاؤ "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (784) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .